السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی زوجہ اور دو لڑکیاں ایک حقیقی بھائی اور ایک بہن چھوڑ کرا نتقال کیا۔ زید کے ذمہ عورت کا دین مہر واجب الاداء ہے و نیز زید اپنی حین حیوۃ میں اپنی عورت کا ایک زیور اپنے بھائی کو دے دیا تھا، وہ زیور عورت کو واپس نہ دیا اور زید کی شادی کے وقت اپنی عورت کو زیور بنانے کے لیے ساس کے گھر کی طرف سے دو سو روپیہ دیئے تھے اس دو سو روپیہ سے بھی زیور نہ بنایا۔ پس اس صورت میں زید کے مال متروکہ میں سے کس طرح تقسیم کیا جائے، اور مذکور الصورۃ زیور اور روپئے کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا فقط

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر زید نے اپنی بیوی کا مملوکہ زیور اپنی ذمہ داری پر اپنے بھائی کو دیا تھا،

(تو یہ زیور زید کے ذمہ قرض ہے۔ اور وہ اپنی بیوی کا مقروض مرا، اور شادی کے وقت اس کی ساس نے جو دو سو روپے اس کی اپنی بیٹی (زید کی منکوحہ

کے لیے زیور بنوانے کے واسطے دی تھی وہ اس کی ساس ہی کی ملکیت ہیں۔

ذہب الجمہور الی ان الہدیۃ لاتنتقل الی المہدی الیہ الابان یقبضہا ہو وکیلۃ (فتح الباری) اور جب زید نے ان روپوں کے زیور بیوی کے لیے نہیں بنوائے بلکہ یہ روپے خود رکھ لیے، تو یہ روپئے بھی اس کے ذمہ قرض ہوئے جن کا ضمان) اس کے ذمہ لازم ہے، اس صورت مسئولہ میں اس کے کل متروکہ مال سے پہلے بیوی کا دین مہر اور زیور مذکور کی قیمت اس کی بیوی کو، اور مذکورہ دو سو روپئے اس کی ساس کو دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد اس کا بقیہ ترکہ بہتر سہام پر تقسیم ہو کر ازا آنجملہ تو سہام بیوی کو، اور چوبیس چوبیس سہام اس کی ہر ایک لڑکی کو، اور دس سہام اس کے بھائی کو، اور پانچ سہام اس کی بہن کو ملیں گے۔

صورۃ المسئلہ ھکذا

زید مسئلہ: 24 تصحیح 72

زوجہ بنت بنت اخ حقیقی اخت حقیقی

15/5...5/5...24/8...24/8...9/3

نقشہ کے لیے کتاب کا مطالعہ کریں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الفرائض والہبة

صفحہ نمبر 467

محدث فتویٰ